31822 ـ حج كا طريقه

سوال

ميں حج كا طريقه تفصيلامعلوم كرنا چاہتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

فريضه حج افضل ترين عبادت اور عظيم ترين اطاعت ميں شامل ہونے كے ساتھ ساتھ دين اسلام كا ايك عظيم ركن بھي ہے جس دين كولےكر محمد صلى الله عليه وسلم مبعوث كئے گئے اسي دين اسلام كے علاوه بندے كا دين بھي كامل نہيں ہوتا .

اور جب تك عبادت ميں دو چيزيں نه پائي جائيں اس وقت تك اس عبادت كے ساتھ الله تعالى كا تقرب بھي حاصل نہيں ہوتا ، وه اشياء مندرجه ذيل ہيں :

پہلي : اخلاص : كه وه عبادت الله تعالى كے ليے خالص ہو اور الله تعالى كي رضا اور آخرت سنوارنے كے ليے كي جائے اور اس ميں كسي بھي قسم كي رياء دكھلاوا اور دنياوي طمع ولالچ شامل نه ہو .

دوسري : اس عبادت ميں عملي اور قولي طور پر نبي كريم صلى الله عليه وسلم كي اتباع وپيروي پائي جائے , اور نبي كريم صلى الله عليه وسلم كي اتباع وپيروي اس وقت تك نہيں ہو سكتي جب تك رسول كريم صلى الله عليه وسلم كي سنت معلوم نه ہو

اس ليے جوشخص بھي الله تعالى كي _ حج يا كوئي اور _ عبادت كرنا چاہے اس كے ليے ضروري اورواجب ہے كه وه اس ميں رسول كريم صلى الله عليه وسلم كا طريقه سيكھے تاكه اس كا عمل سنت كے مطابق وموافق ہو .

ہم مندرجه ذيل سطور ميں سنت كے مطابق حج كا طريقه مختصرطور پر بيان كرتے ہيں :

عمره كا طريقه سوال نمبر (31819) كے جواب ميں بيان كيا جا چكا ہے عمرے كا طريقه معلوم كرنے كے ليے اس جواب كا مطالعه كريں .

حج كي اقسام :

حج كي تين اقسام ہيں : حج تمتع ، حج افراد ، حج قران

حج تمتع :

حج تمتع يہ ہے كہ : حج كے مہينوں ميں صرف عمرہ كا احرام باندھا جائے (شوال ، ذوالقعدہ ، اور ذوالحجہ حج كے مہينے ہيں ، ديكھيں : شرح الممتع 7/62) لھذا جب حاجي مكہ پہنچے اور عمرہ كا طواف اور سعي كركے سرمنڈا لے يا پھر بال چھوٹے كروالے تو وہ احرام كھول دے اور جب يوم ترويہ يعني آٹھ ذوالحجہ والے دن صرف حج كا احرام باندھے اور حج كے سب اعمال مكمل كرے گا ، يعني حج تمتع كرنے والا عمرہ بھي مكمل كرے گا اور اسي طرح حج بھي .

حج افراد :

حج افراد يہ ہے كہ صرف اكيلے حج كا احرام باندھا جائے اور جب مكہ مكرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج كي سعي كرلے نہ تو اپنے سر كومنڈائے اور نہ ہي بال چھوٹے كروائے اور نہ ہي احرام كھولے گا بلكہ وہ عيد كے دن جمرہ عقبہ كورمي كرنے تك اپنے اسي احرام ميں رہے گا , اور اگر وہ حج كي سعي كو طواف حج يعني طواف افاضہ كے بعد تك مؤخر كرنا چاہے تو اس ميں بھي كوئي حرج نہيں وہ ايسا كرسكتا ہے .

حج قران :

حج قران يہ ہے كہ : حج اور عمرہ دونوں كا احرام باندھا جائے يا پھر پہلے عمرہ كا احرام باندھے اور پھر بعد ميں عمرہ كا طواف كرنے سے قبل اس پر حج كو بھي داخل كردے (وہ اس طرح كہ وہ اپنے طواف اور سعي كوحج اور عمرہ كي سعي كرنے كي نيت كرے) .

حج قران اور حج افراد كرنے والے شخص كے اعمال حج ايك جيسے ہي ہيں صرف فرق يہ ہے كہ حج قران كرنے والے پر قرباني ہے اور حج افراد كرنے والے پر قرباني نہيں .

ان تينوں اقسام ميں افضل قسم حج تمتع ہے اور يہي وہ قسم ہے نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے صحابہ كرام كو جس كا حكم ديا اور اس پر انہيں ابھارا ، حتى كہ اگر كوئي انسان حج قران يا حج افراد كا احرام باندھے تواس كے ليے بہتر يہي ہے كہ وہ اپنے احرام كوعمرہ كا احرام بنا لے اور عمرہ كرنے كے بعداحرام كھول كرحلال ہو جائے تا كہ وہ حج تمتع كرسكے اگرچہ وہ طواف قدوم اور سعي كے بعد ہي كيوں نہ ہو .

اس ليے كہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجۃ الوداع كے سال جب طواف اور سعي كرلي اور آپ كےساتھ صحابہ كرام بھي تھے تورسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جس كے ساتھ بھي قرباني نہ تھي اسےحكم ديا كہ وہ اپنے احرام

کوعمره کےاحرام میں بدل لے اور بال چھوٹے کروا کر حلال ہو جائے اور فرمایا :

اگر میں اپنے ساتھ قرباني نہ لاتا تو میں بھي وہي کام کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں .

احرام :

یہاں احرام کے وہ مسنون کام غسل ، اور خوشبو اور نماز وغیرہ پر کرے جن کا ذکر اس سوال نمبرکے جواب میں گزر چکا ہے جس کي طرف ابھي اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور پھر نماز یا سواري پر سوار ہونے کے بعد احرام باندھے (یعني احرام کي نیت کرے)

پھر اگر اس نےحج تمتع کرنا ہو تو وہ اس طرح کہے : لبيك اللهم بعمرة .

اور اگر حج قران کرنا ہو تو یہ کہے : لبيك اللهم بحجة وعمرة .

اوراگر حج مفرد کرنا ہو تو اس طرح کہے : لبيك اللهم حجا .

اور پھر یہ کہے : اللهم هذه حجة لارياء فيها ولا سمعة . (اے اللہ اس حجں نہ تو ریاء کاري ہے اورنہ ہي دکھلاوا)

پھر اس کے بعد تلبیہ کہے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں : (لبيك اللهم لبيك ، لبيك لا شريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك) میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئي شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا تعریفات اور نعمتیں تیري ہي ہیں اور تیري ہي بادشاہي ہے تیرا کوئي شریک نہیں .

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھي شامل تھے لبيك إله الحق اے الہ حق میں حاضر ہوں , اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنهما اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے :(لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء إليك والعمل) میں حاضر ہوں اور بھلائي تیرے ہاتھ میں ہے اورتیري رغبت ہے اورعمل بھي تیرے لیے .

آدمي کوتلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند کرني چاہیے لیکن عورت آواز بلند نہ کرے بلکہ صرف اتني آواز سے تلبیہ کہے جو اس کے ساتھ والا ہي سن سکے لیکن اگر اس کے قریب بھي کوئي غیر محرم ہو تو تلبیہ خاموشي سے کہے گي .

ـ اور اگر احرام باندھنے والے کو کسي روکنے والي چیز کا خوف ہو جواسے حج مکمل کرنے سے روک دے (مثلا بیماري یا دشمن یا روکا جانا یا اس کے علاوہ کوئي اور چیز) تو اس کےلیے احرام باندھتے وقت شرط لگانا ضروري ہے لھذا وہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگرمجھےکسي روکنےوالے روك ليا توميرے حلال ہونےکي جگہ وہي ہوگي جہاں مجھے روك دے .

يعني اگرمجھے بيماري يا تاخير وغيره نے حج مكمل كرنے سے روك ديا توميں اپنےاحرام سے حلال ہو جاؤں گا ـ اس ليےكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما جب احرام كے وقت وہ بيماري كي حالت ميں تھيں تو انہيں حكم ديا تھا كہ وہ احرام كومشروط كرليں آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں فرمايا : تم جواستثناء كروگي وہ تيرے رب پرہوگا . صحيح بخاري حديث نمبر(5089) صحيح مسلم (1207)

توجب كوئي شخص احرام كومشروط كرلے اور حج كرنےميں اس كےليے كوئي مانع پيدا ہوجائے تووہ اپنے احرام سے حلال ہو جائے اور اس پر كچھ بھي لازم نہيں آئےگا .

اور جس شخص كو كسي روكنےوالي چيزكا خدشہ نہ ہو اس كے لائق نہيں كہ وہ احرام كومشروط كرے اس ليے كہ نہ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مشروط كيا اور نہ ہي ہر ايك كومشروط كرنے كا حكم ديا بلكہ صرف بيماري كي وجہ سے ضباعۃ بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما كو ہي حكم ديا .

اور محرم شخص كے ليے ضروري ہےكہ وہ تلبيہ كثرت سے كہے خاص كرحالات اور اوقات كي تبديلي ميں مثلا جب كسي بلند جگہ پر چڑھے يا ڈھلوان سے نيچے اترے يا رات اور دن شروع ہو اور تلبيہ كہنے كے بعد اللہ تعالى كي رضا وخوشنودي اورجنت طلب كرے اور اللہ تعالى كي رحمت كےساتھ آگ سے پناہ طلب كرتا رہے .

اورعمره ميں احرام باندھنے سےليكر طواف كي ابتداء تك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

اورحج ميں احرام باندھنے سےليكر عيد كےدن جمره عقبہ كوكنكرياں مارنےتك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كے ليے غسل كرنا :

اگرحاجي كےليے ميسر ہوسكے تو مكہ مكرمہ كے قريب پہنچ كر مكہ داخل ہونے كے ليےغسل كرے كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مكہ مكرمہ داخل ہوتےوقت غسل فرمايا تھا . صحيح مسلم (1259)

پھرجب مسجدحرام ميں داخل ہونے لگے توداياں پاؤں اندر ركھے اور يہ دعا پڑھے : (بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم) اللہ تعالى كےنام سے اور اللہ تعالى كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم پردرود وسلام ہوں اے اللہ ميرے گناہ بخش دے اورميرے ليے اپني رحمت كے دروازے كھول دے , ميں عظيم اللہ اور اس كے كريم چہرے اور اس كي قديم بادشاہي كےساتھ شيطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر طواف کرنے کےلیے حجراسود کےپاس جائے اور وہاں سے طواف شروع کرے ... طواف کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے .

پھرطواف اور دورکعت ادا کرنےکے بعد سعي کے لیے صفا مروہ پر جائے اور صفامروہ میں سعي کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے .

حج تمتع کرنےوالا عمرہ کي سعي کرے گا لیکن حج مفرد اور حج قران کرنے والا شخص حج کي سعي کرینگے اور یہ دونوں اگرچاہیں تو طواف افاضہ کےبعد تك بھي اس سعي کومؤخر کرسکتےہیں .

سرمنڈانا یا بال چھوٹے کروانا :

حج تمتع کرنےوالاشخص جب سعي کےسات چکرمکمل کرچکے اگر تووہ مرد ہے وہ اپنا سرمنڈائے یابال چھوٹے کروائے یہ ضروري ہے کہ سرکے مکمل بال منڈوائے جائیں اور اسي طرح مکمل سر کے بال کٹوانا ضروري ہیں ، لیکن بال کٹوانے سے سرمنڈانےکي فضیلت زیادہ ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمنڈانے والوں کےلیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایك بار دعا فرمائي ہے . صحیح مسلم (1303)

لیکن اگرحج بالکل قریب ہو اور بال اگنے کے لیے وقت نہ ہو تو اس حالت میں بال چھوٹے کروانا افضل ہیں تاکہ بال باقي رہیں اور انہیں حج میں منڈوا سکے اس کي دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کےموقع پر صحابہ کرام کوعمرہ میں بال چھوٹے کروانے کاحکم دیا تھا اس لیے کہ وہ چار ذوالحجة کے دن صبح کے وقت مکہ پہنچے تھے , اور عورت انگلي کے پورے کےبرابر اپنے سرکےبال کاٹےگي .

ان اعمال کے کرنے سے حج تمتع کرنےوالے شخص کا عمرہ مکمل ہوجائے گا اور وہ اس کےبعد مکمل طور پرحلال ہے ، وہ وہي اعمال کرے گا جوباقي حلال اشخاص کرتےہیں لباس پہنے اور خوشبو استعمال کرے اور بیوي کےپاس بھي جاسکتا ہے وغیرہ .

لیکن حج قران اورحج مفرد کرنے والے نہ تو سرمنڈائیں اور نہ ہي سرکےبال چھوٹے کروائیں گے اور نہ ہي وہ اپنے احرام سے حلال ہونگے بلکہ وہ عید کےدن تك رمي جمرة تك احرام میں ہي باقي رہیں گے اور جمرة عقبہ کورمي کرنے کے بعد سرمنڈا یا بال چھوٹے کروا کراحرام کھولیں گے .

پھر جب یوم الترویہ جوکہ ذوالحجہ کي آٹھ تاریخ کے دن حج تمتع کرنے والا چاشت کے وقت مکہ میں اپني رہائش سےہي احرام باندھےگا اور احرام کے وقت اس کےلیے اس طرح خوشبو لگانا اور غسل کرنا اورنماز ادا کرنا مستحب ہے جس طرح عمرہ کے طواف میں کیا تھا تو اس طرح وہ حج کے احرام کي نیت کرے اور تلبیہ کہتےہوئے کہے (لبیك اللھم حجاً) اے اللہ میں حج کے لیے حاضر ہوں .

اوراگر اسے کسي روکنے والي چيز کا خوف ہوکہ وہ اسے حج مکمل کرنے سے روک دے گي تووہ یہ کلمات ادا کرے : (وإن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اور اگر مجھے کسي روکنے والي چيز نے روک دیا تو جہاں تومجھے روکے وہي میرے حلال ہونےکي جگہ ہے .

اور اگرکسي روکنے والي چيز کا خدشہ نہ ہو تو پھر وہ احرام کو مشروط نہ کرے , اس کےلیے عید کےدن جمرۃ عقبہ کورمي کرنے تک بلند آواز سےتلبیہ کہنا مستحب ہے .

مني کي طرف روانگي :

پھر مني روانہ ہو اور ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کي نماز قصر کرکے ادا کرے لیکن جمع نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی میں نماز قصر توکیا کرتے تھے لیکن آپ نے وہاں نماز جمع نہیں کي .

قصر یہ ہے کہ چار رکعتي نماز کودو رکعت ادا کرے ، مني عرفات اور مزدلفہ میں اہل مکہ اور باقي سب لوگ بھي نماز قصر کر کےہي ادا کرینگے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےحجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کونماز پڑھائي اس موقع پر آپ کے ساتھ اہل مکہ بھي تھے لیکن آپ نے انہیں نماز پوري پڑھنے کا حکم نہیں دیا لھذا اگر ان پر پوري نماز ادا کرنا واجب ہوتي تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نماز پوري کرنے کاحکم دیتےجس طرح انہیں فتح مکہ کےموقع پر حکم دیا تھا .

لیکن جبکہ مکہ کي آبادي بڑھ چکي ہے اور مني بھي اسي میں شامل ہوکراس کےمحلوں میں سے ایک محلہ بن چکا ہے لھذا اہل مکہ وہاں قصر نہیں کرینگے .

میدان عرفات کي طرف روانگي :

یوم عرفہ کوجب سورج طلوع ہو چکے تو حاجي مني سے عرفات کي طرف روانہ ہو اور اگر میسر ہو سکے تو ظہر تک وادي نمرہ میں ہي پڑاؤ کرے (میدان عرفات کےساتھ ہي جگہ کونمرہ کہا جاتا ہے) اور اگر میسر نہ ہو تو کوئي حرج نہیں اس لیے کہ وادي نمرہ میں پڑاؤ کرنا سنت ہے نہ کہ واجب .

اورجب سورج ڈھل جائے (یعني نماز ظہر کا وقت شروع ہوجائے) تو دو دو رکعت کرکے ظہر اور عصر کي نماز جمع تقدیم کرکے ادا کرے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا تا کہ وقوف اور دعاء کےلیے لمبا وقت میسر ہو .

پھرنماز ادا کرنےکے بعد اللہ تعالی کے ذکر اوردعا میں مشغول رہے اور اللہ تعالی کےسامنےعاجزي وانکساري بجالائے اور گڑگڑائے اورھاتھ بلند کرکے قبلہ رخ ہو کردعا کرے اگرچہ جبل عرفات (جبل رحمت) اس کے پچھلي

جانب ہي كيوں نہ ہو اس ليے كہ قبلہ رخ ہونا سنت ہے نہ كہ پہاڑ كي جانب رخ كرنا ، نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے پہاڑ كے قريب وقوف كيا اور فرمايا :

ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور ميدان عرفات سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اس عظيم وقوف ميں نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي اكثردعا يہ ہو ا كرتي تھي :

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) اللہ كے علاوہ كوئي اورعبادت كے لائق نہيں وہ اكيلا ہے اس كا كوئي شريك نہيں اسي كا بادشاہي ہے اور اسي كےليے حمد وتعريف ہے وہ ہر چيز پر قادر ہے .

اگر وہ دعا كرتے ہوئے اكتا جائے اور اپنے دوست واحباب سے نافع بات چيت كركےيا پھر جومفيد قسم كي كتاب ميسر ہو پڑھ كردل كوبہلائے تويہ بہتر ہے خاص كروہ كتاب جواللہ تعالى كےكرم وفضل اور اس كے عطاء وہبہ كے بارہ ميں ہو تاكہ اس دن اس كي اميد اور زيادہ قوي ہوسكے، اس كے بعد اسے پھر دوبارہ اللہ تعالى كي جانب عاجزي وانكساري اور دعاء كي جانب لوٹ آنا چاہيے اور دن كے آخرتك دعاء كرنے كو موقع غنيمت جاننا چاہيے اس ليے كہ سب سےبہترين دعاء يوم عرفہ كي دعا ہے .

مزدلفہ كي جانب روانگي :

جب سورج غروب ہوجائے تو حاجي مزدلفہ كي جانب روانہ ہو ... اور جب مزدلفہ پہنچے تووہاں مغرب اور عشاء كي نمازيں ايك اذان اور دو اقامتوں كے ساتھ باجماعت ادا كر ے .

ليكن اگر اسے يہ خدشہ ہو كہ وہ آدھي رات كے بعد مزدلفہ پہنچے گا تواسے راستے ميں ہي نماز ادا كرليني چاہيے اور آدھي رات كے بعدتك نماز ميں تاخير كرنا جائز نہيں ہے .

اور مزدلفہ ميں ہي رات بسر كرے اورجب فجرطلوع ہو تو اول وقت ميں ہي اذان اور اقامت كے ساتھ باجماعت نماز ادا كرے اور پھر مشعر الحرام كي جانب جائے (مشعرحرام كي جگہ اس وقت مزدلفہ ميں مسجد موجود ہے) وہاں اللہ تعالى كي بڑائي بيان كرتے ہوئے تكبيريں كہے اور اللہ تعالي كي توحيد بيان كرتے ہوئے اچھي طرح روشني ہونے تك دعا مانگتا رہے (يعني سورج طلوع ہونے سے قبل والي روشني كو اسفار كہا جاتا ہے) اگر مشعر الحرام جانا ميسر نہ ہو سكے تو حاجي كواپني جگہ پر ہي دعا كرني چاہيے اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :
ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور جمع (يعني مزدلفہ) سارے كا سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اورحاجي كو چاہيے كہ وہ ذكرواذكار اوردعاء كي حالت ميں قبلہ رخ ہو اور اپنے ہاتھ اٹھا كردعا كرے .

منى كي جانب روانگي :

جب اچھي طرح سفيدي ہو جائے تو سورج طلوع ہونےسے قبل ہي مني کي جانب روانہ ہو اور وادي محسر (يہ مزدلفہ اورمنی کے مابین ہے) میں تیزي کے ساتھ چلے .

جب منی پہنچے تو جمرہ عقبہ جوکہ مکہ والي جانب ہے (یہ جمرہ جمرات میں سے مکہ کےسب سے زیادہ قریب ہے) کولوبیا کے حجم کے برابر مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر کہے (جمرہ عقبہ کورمي کرتے وقت سنت یہ ہے کہ جمرہ کوسامنےاور مکہ مکرمہ کو اپنے بائیں جانب اور منی کو دائیں جانب رکھے) جب رمي سے فارغ ہو تو قرباني کرکے سرمنڈائے یا بال چھوٹے کروا لے اگر مرد ہو اور عورت انگلي کے پورے کربرابر اپنے سرکےبال کاٹے .

(تواس طرح محرم شخص کا پہلا تحلل ہوگا اس کےلیے بیوي سے ہم بستري کے علاوہ باقي سب کچھ حلال ہوگا) پھر وہ مکہ مکرمہ جائے اور حج کي سعي اور طواف کرے (پھر تحلل ثاني ہوگا اب اس کے لیے احرام کي بنا پر حرام ہونے والي ہر چیز حلال ہو جائےگي) .

رمي کرنےاور سر منڈانے کے بعد جب حاجي طواف کے لیے مکہ مکرمہ جانا چاہے تو خوشبو لگانا سنت ہے اس کي دلیل عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا کا قول ہے وہ بیان کرتي ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کواحرام کے لیے احرام باندھنے سے قبل اورحلال ہونے کےلیے بیت اللہ کا طواف کرنے سے قبل خوشبو لگایا کرتي تھي . صحیح بخاري (1539) صحیح مسلم (1189) .

پھر طواف اور سعي کرنے کے بعد منی واپس پلٹ آئے اور گیارہ اوربارہ تاریخ کي دونوں راتیں مني میں ہي بسر کرے اور دونوں دن زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے ، افضل یہ ہے کہ رمي کرنے کے لیے پیدل جائے اور اگر سواري پر بھي جائے تو اس میں کوئي حرج نہیں .

جمرۃ اولي جوکہ جمرات میں سے مکہ سےسب سے زیادہ دور اور مسجد خیف والي جانب ہے اس جمرہ کومسلسل ایک کےبعد دوسري سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ اللہ اکبر کہے پھر کچھ آگے بڑھ کرلمبي دعا کرے اور جودعا پسند ہو مانگے اور اگر زیادہ دیر کھڑا ہونا اور لمبي دعا مانگنے میں اس کے لیے مشقت ہو تو اسے وہي دعا کرليني چاہیے جو اس کےلیے آسان ہو اگرچہ تھوڑي دیر ہي دعا کریں تا کہ سنت پر عمل ہو سکے .

پھرجمرہ وسطی (درمان والے) ك مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر بھي کہے پھر بائیں جانب ہو اور قبلہ رخ کھڑے ہوکر ہاتھ اٹھائے اگر میسر ہو تولمبي دعا کرے وگرنہ جتني دیر میسر ہو کھڑے ہو کردعا کرے دعا کے لیے کھڑے نہ ہونا صحیح نہیں کیونکہ وہاں دعا کرنا سنت ہے اور بہت سے لوگ یا تو جہالت کي بنا پر یا پھر سستي وکاہلي کي وجہ سے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ، اور جب کبھي سنت کوضائع کردیا گیا ہو تو اس پر عمل کرنا اور اسے لوگوں کے مابین نشر کرنا زیادہ یقیني ہو جاتا ہے تاکہ سنت ترك ہي نہ کردي جائے اور مردہ ہي نہ ہو جائے .

پھر اس کے بعد جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر بھي کہے اور وہاں سے ہٹ جائے اور اس کے بعد دعا نہ ما نگے .

جب بارہ تاریخ کي کنکریاں مار چکے تو اگر حاجي چاہے توتعجیل کرتے ہوئے منی سے نکل سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس میں تاخیر کرلے اور تیرہ تاریخ کي رات بھي منیمیں ہي بسر کرے اور حسب سابق زوال کے بعد تیرہ تاریخ کو بھي تینوں جمرات کو کنکریاں مارے اور تاخیر یعني تیرہ تاریخ تك منی میں ٹھرنا اور کنکریاں مارنا افضل ہے لیکن ضروري اور واجب نہیں .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہو گیا اور وہ منی سے نہیں نکلا تو اس صورت میں اس پر تاخیر لازم ہوگي حتي کہ دوسرے دن (تیرہ تاریخ) زوال کے بعد تینوں جمرات کوکنکریاں مار ے .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہوا تو وہ بغیر اپنے اختیار کے منی میں ہي تھا وہ اس طرح کہ وہ وہاں سے نکل پڑا لیکن گاڑیوں کےرش وغیرہ کي بنا پردیر ہوگئي تو اس کےلیے تاخیرکرني (تیرہ کي رات وہاں ٹھرنا) لازمي نہیں اس لیے کہ غروب شمس تك تاخیر اس نے اپنے اختیار سے نہیں کي .

اور جب مکہ مکرمہ سے حاجي اپنے ملك روانہ ہونا چاہے تو وہاں سے طواف وداع کے بغیر نہ نکلے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

کوئي ایك بھي (مکہ مکرمہ سے) نہ نکلے حتي کہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو . صحیح مسلم حدیث نمبر (1327)

اور ایك روایت میں ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کوحکم دیا کہ ان کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت سے اس کي تخفیف کردي . صحیح بخاري حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

لھذا حائضہ اور نفاس والی عورتوں طواف وداع نہیں اور نہ ہي ان کے لائق ہے کہ وہ وداع کےلیےمسجد حرام کے دروازے کےپاس کھڑي ہوں کیونکہ ایسا کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں .

جب حاجي مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ کرے تواسے سب سے آخري کام بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے اور طواف وداع کےبعد اپنے مرافقین اور سامان وغیرہ اٹھوانے کا انتظار کرے یا راستے سے کوئي خریداري کرلے تواس میں کوئي حرج والي بات نہیں اور اسے طواف دوبارہ نہیں کرنا پڑے گا لیکن اگر اس نے سفر کا ارادہ ملتوي کردیا مثلا اس کي نیت تھي کہ وہ صبح کے وقت سفر کرے گا تو ا س نے طواف وداع کرلیا لیکن پھر اس نے دن کے آخرتك سفر کو مؤخرکردیا تواسے طواف وداع دوبارہ کرنا ہوگا تاکہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو .

فائدہ :

حج کا عمرہ احرام باندھنے والے شخص کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء ضروري اور واجب ہیں :

1-اللہ تعالی نے جوکچھ اس پر واجب کیا ہے اس کا التزام کرے مثلا : وقت میں نمازوں کي باجماعت پابندي .

2-اللہ سبحانہ وتعالي نے جن اشیاء بیوي سے میل ملاپ ، لڑائي جھگڑا اورفسق وفسجور اور نافرماني سے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

حج کےمہینے مقرر ہیں اس لیے جوشخص بھي ان میں حج لازم کرلے وہ دوران حج اپني بیوي سے میل ملاپ کرنے ، گناہ کرنے اور لڑائي جھگڑا کرنے سے بچتا رہے البقرۃ (197)

3- مشاعر مقدسہ وغیرہ میں مسلمانوں کوزبان اور فعل سے اذیت وتکلیف دینے سے اجتناب کرے .

4- احرام کي سب ممنوع کردہ اشیاء سے اجتناب کرے .

(ا) احرام کے بعد بال یا ناخن وغیرہ نہ کٹوائے لیکن کانٹا وغیر نکالنے میں کوئي حرج نہیں اگرچہ کانٹا نکالتے وقت خون بھي نکل آئے تو پھر بھي حرج والي بات نہیں .

(ب) احرام کےبعد اپنے بدن اور کپڑے یا کھانے یا پینے وغیرہ میں خوشبو نہ لگائے اور نہ ہي خوشبووالا صابن ہي استعمال کرے ، لیکن اگر احرام سے قبل سے خوشبو لگائي ہو اور احرام کے بعد بھي اس کے آثار باقي ہیں تو اس میں کوئي نقصان نہیں .

(ج) شکار نہ کرے .

(د) بیوي سےہم بستري ومباشرت نہ کرے .

(ھ) بیوي سے شہوت کےساتھ میل ملاپ بھي نہ کرے اور نہ ہي بوس وکناروغیرہ کرے .

(و) نہ تو اپنا نکاح کرے اور نہ ہي کسي دوسرے کا اور نہ ہي اپني اور نہ کسي دوسري کي منگني کرے .

(ز) دستانے نہ پہنے لیکن ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹنےمیں کوئي حرج نہیں .

مرد و عورت دونوں کے لیے یہ سات اشیاء ممنوعات احرام میں سے ہیں .

مندرجہ ذیل اشیاء مرد کے ساتھ خاص ہیں :

- كسي ايسي چيز كےساتھ سرنہ ڈھانپے جوسر كےساتھ لگي ہوئي ہو ليكن چھتري سے سايہ كرنا اور گاڑي كي چھت اور خيمہ اورسرپر سامان اٹھانے ميں كوئي حرج نہيں .

- نہ تومحرم شخص قميص پہنے اور نہ ہي پگڑي اور برانڈي اور پائجامہ اور نہ موزے ليكن جب اسے تہ بند (نيچے باندھنے والي چادر) نہ ملے تو پائجامہ پہن سكتا ہے اور اور جوتا نہ ملنے كي صورت ميں موزے پہننے جائز ہيں .

- اور نہ ہي وہ اشياء پہنے جومندرجہ بالا اشياء كے معني ميں ہوں لھذا نہ تو جبہ اور نہ ہي برانڈي اور بنيان وغيرہ پہنے گا .

- مرد كے ليے جوتے اور انگوٹھي پہنني عينك اور آلہ سماعت لگانا اور ہاتھ ميں گھڑي پہننا يا گلے ميں لٹكانا اورپيسےوغيرہ ركھنے كےليے پيٹي باندھنا جائز ہے .

- بغير خوشبو والي اشياء سے (ہاتھ وغيرہ)دھو سكتا ہے اور چہرہ بدن اور سر دھو سكتا ہے اور اگر بغير قصد كے خود ہي بال گرجائے تو اس پر كچھ لازم نہيں آئے گا .

اور عورت نہ تو نقاب كرےگي نقاب اسے كہتے ہيں جس سے چہرہ ڈھانپا جائے اور آنكھوں كے ليے سوراخ ہوں ، اور اسي طرح عورت برقع بھي نہيں پہنے گي .

عورت كےليے سنت يہ ہے كہ احرام كي حالت ميں اپنا چہرہ ننگا ركھے ليكن اگر اسے غير محرم مرد ديكھ رہے ہوں تو اس كے ليے احرام كي حالت وغيرہ ميں بھي چہرہ ڈھانپنا واجب ہے ...

ديكھيں كتاب مناسك الحج للالباني اور كتاب صفة الحج والعمرة اور كتاب المنهج لمريد العمرة والحج لابن عثيمين رحمهم اللہ الجميع .

واللہ اعلم .